

جلدی سے اپنا منہ سورائی میں رکھ کر زور سے کہا۔ خبردار گرپ، جاؤ اپنی جگہ کچھے جاؤ۔ چونکہ کتنے جن کے ساتھ چار لی کامی چار ہفتہ رات دن رہی تھی۔ اپنے نوجوان مالک کی نوجوانگی خدمت کرتا تھا۔ آواز اپنی طرح پہچان لئے تھے۔

کتنے چار لی کی آواز سنتے ہی تو اُپسہ ہو گئے۔ اور جھپٹ پر شکر کے پیچے چلے گئے۔ راڈرگ حیران کھڑا یہ ماجرا دیکھتا رہا۔ کبھی اوس دیکھتا اور کبھی مدد نہ کرتا ہے اُس کا سبب نظر نہ آتا۔ جب کہ اُس نظر نہ آتا تو اس سنتے زور سے پکار کر کہا اور نوجوان لٹکے تو کہاں چلا ہے سامنے کیوں نہیں آتا۔ کہ میں قیر بٹکر بی او، کروں۔ کہ تو سنے بغیر اجابت نہیں۔ اس کے ساتھ غیر معمولی اپنے سلوک کیا کہ اس کی جان بچانی۔ چار لی یہ ممکن کردا ہے اسی کے راڈرگ یہ نہیں معلوم کر سکتا کہ وہ کہاں ہے۔ گودہ منوار بر بالا قدر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ کنوں کو مشع کرنے کی آواز دیں سے آئی تھی۔

راڈرگ (کھیلا ہو کر) اُوہ۔ معلوم ہو۔ آقرتو لز کی ہی ہے نا۔ جبھی تو یہ اس وقت لڑکیوں کی سی مذاقی کر رہا ہے۔ اور جو کچھ کہ میں نے ایک داہ ہوا کہا تھا۔ صحیح تھا۔ اور اس وقت بھی میں یہ کہا کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ میں صرف اس نوجوان آوارہ لٹکے نہیں بلکہ لڑکی کی خاطر چان جو کھوں میں لے لکر یہاں آیا جبکہ کتنے غریب مجھ پہاڑا نیو اے تھے اگر اس کی خیر صفات دریافت کروں اور اگر میں

چارلی کا اول خیال ہوا کہ اس شخص کو جسے وہ و سمجھ کر بجہ خوش ہے نہیں کہتی۔ اپنی طرف متوجہ کرے۔ جس کا وہ اکثر جس دن کے اسے تجھے مارا تھا) خیال کیا کرتی کہتی۔ کیونکہ اسے امید کہی کہ اگر اس نے راڈر کے باعث سے مدد چاہی تو وہ صرور اس کو خواہ دے دیں کیوں نہ تو وہ ناپڑے نکال لیتا ویگا۔ مگر دو وجہ سے وہ آزاد دیستے دیستے خاوندش ہو گئی۔ ایک دفعہ تو وہ کا اول وہ سخت تھا شرما پتی۔ اور اُس نے اس شرما پتے کی کیوں کہ اس کا خروجہ لٹری کی تھی چیزیں اگر اڑتی سکتا کہا تھا دوسرا جسیہ جسیہ اس کو عظیم ہو گا کہ میں لوگوں کو اسی کی حوصلہ از جی تسلی مدد دیتی ہوں اور وہ مدد کرنے اور اس سے اسے پر بٹا ہو جاؤ کا تو قبضہ وہ بیٹھے ہرستہ کی نکاد سے دیکھے گا۔ اور تجویہ نہیں جو کوئی ہیں کے وہ کہا کر دے۔ خواہ میں کتنا ہی سچی پتھر کی اونٹھش کریں کہ میں بھروسی یعنی پامہ کرتی کہتی۔ لیکن میری بھطا کو اونٹھے گا۔ ان سب باتوں پر بھی وہ راڈر کے تند رہتے پڑھ کر دیکھ رہی تھی۔ کہ اگر میں اور لمبگیوں کی طرح ہوتی تو اور بات کی میں مدد کی دخواست کر سکتی تھی۔

لیکن میرے پاس گولہوں کی طرح کئے ہوئے ہیں۔ اور میرا پاس رلوگوں کا ہے۔ جو اب مجھے پہاڑ تھا ہے۔ اور میں ان پیڑوں میں شرماتی ہوں اتنے میں و مشہور دو بلڈ اگٹے پے کمان جھاڑک راڈر کے پر دوڑ پڑے۔ قریب تھا کہ وہ اس پر اٹ پڑیں کہ پارلی نے

فوراً یہ راز دریافت کرتیا۔ خیر مجھے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں دریافت کروں کہ تمنے ایسا کیا قصور کیا ہے جو تم تफعل کر دئے تھے ہو؟ اور چہ تھیں کس نے قید کیا ہے؟ کیا اعلیٰ محافظاً نے؟ (اب چارلی ڈر نے لگتا کہ کہیں نہ ہو کہ لوگوں میں جاوے۔ ایک تو۔ اذمی کی ددشت بنادے۔ اور پھر مجھے خدا معلوم کیا سنوک کرے۔ کہ میں آئندہ کبھی دنیا کی روشنی دیکھ سکوں۔ اور نہ کسی سے بات کر سکوں)

چارلی۔ ہن اعلیٰ محافظاً ہی ایسا کیا ہے۔ ساتھ ہی مجھے مددگار محافظ کی نوکری سے بھی جواب مل گیا ہے۔

راڈرک۔ جواب۔ وہ کیوں؟

چارلی۔ بوجہ میری گستاخی نکے۔

راڈرک۔ میں اپ سمجھا۔ مگر یہ جواب کا اچھا طریقہ ہے کہ پھر اس کو غلط کے گودام میں تففل کر دنیا۔ فی الحال مجھے بھی کافی جواب یا لیکن انہوں نے تو مجھے تففل نہیں کیا۔

چارلی۔ نواب ٹو می۔ گورن گھر میں نہ سکتے اس نئے لوگوں میری تشویح نہ لاسکے اور یوں مجھے تففل کر گئے۔ کہ میں شرارت سے باز رہوں۔ یا شاید کوئی چیز چورا کر لیا وہ۔

راڈرک۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ تم ایسا کوئی کام بھی نہ کرتے۔

چارلی۔ بنیک میں چور نہیں ہوں مگر لوگوں تو بشہ ہے۔

امس کا کچھ کام کر سکتا ہوں تو کروں۔

چارلی۔ آہ مسٹرہ اڈی باست۔ آپ کا ابھی وقت نہیں آیا کہ آپ عورتوں کو کچھ کہیں۔ مگر شاید آپ کسی اور مطلب سے ایسا کرنے کا بہانہ کرتے ہیں۔ میں یہاں غلط کے گودام کے اوپر کے کمرہ پر ہوں راڈرک (تعجب اوپر دیواروں کی طرف دیکھنے لگا۔ ایکائیں اُسے خیال آیا اور وہ دروازہ کی طرف پہنچا۔ مگر وہ متغفل تھا) اچھا اب تھا را کیا مطلب ہے۔ تم بآہر کیوں نہیں آئیں ؟ اس وقت یہ واقعہ مجھے پر اسرار شہزادی کے قصہ کی یاد دلاتا ہے۔

چارلی۔ ایسا نہ کہو۔ میں تھا رے پاس بآہر نہیں آ سکتا۔ کیونکہ دروازہ بآہر سے متغفل ہے۔

راڈرک متغفل۔ یہ کیا ایک مددگار خاص اپنے کام کی جگہ غلط کے گودام میں متیند ہے۔ خدا معلوم یہ کیا اسرار ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آتا (یہ کہکر اپر دیکھنے لگا کچھ سوچ کر کیا تم بآہر آنا چاہتی ہو ؟)

چارلی۔ میں درا ریس سے کہا ہے نہیں میں نہیں چاہتا۔ کیونکہ جس مالک میں اب ہوں اگر بآہر آیا تو اور تکلیف میں پڑ جاؤں گا اس لئے میں اتماس کرتا ہوں کہ آپ براہمہر بانی یہاں سے چلے جائیں راڈرک میں جب تک کہ پورا حال معلوم نہ کروں نہیں چاؤں گا بد قسم سے میرا بچیرا بھائی جو اول درجہ کا سراغ رسائی ہے رات ایک موڑ کار کے خادم کی وجہ اپ تک پہلوش پڑا ہے۔ ورنہ وہ

چلا گیا تھا جو جھوپڑے میں رہنے والوں نے دتنا فتنا پھٹکے دردرازہ کی جانب لاذ ادا تھا۔ اور وہ اپنے کپڑے جھاڑ کر غلہ کے گودام کی طرف مرٹھے ہی کو تھا کہ اس سے زین پر کوئی چیز نظر پڑی۔ جو شاید اس کے پاؤں جھٹکنے سے راکھ دکوٹھے میں سے باہر آپڑی تھی۔ اس نے اس سے جیک کر عزم ہایا۔ تو وہ ایک قدر سے چدا ہوا سبب کامیں تھا۔ مگر بالکل دیسا ہی تھیا کہ استورٹ نے باخی پیسی و مکملانہ تھا جسے اس نے جھبٹ احتیاط سے جیب میں رکھ لیا۔ اور کہنے لگا۔ اس میں کوئی نیک نہیں کہ استورٹ کا نواب پر شہرہ ہی نہ تھا۔ پر افسوس اس وقت وہ بات تھی کہ سکتا تھا۔ خیر میں سے بیجا کر دیتی) کی دوڑ کیا۔ شاید وہ کچھ سمجھ سکے۔ لیکا یہ دردرازہ کے دھپر و صبا سے کی آڑنہ آئی۔ اور مادر کے دوڑ کے دردھر جلا کیونکہ دراز میں سے خداوند نکلنے سکتا تھا۔ اس نے چار بیجھاگ کر دردرازہ پر آیا۔ مگر جبکہ نہ سکی بہتر کس طرح بھی کمزکھ اکر سکے سے سندھ فافدہ کو رپا کر باہر کر دیا۔ اور وہاں سیرے پاس گھٹ نہیں ہے۔ راڑھر کے کوئی مخفائق نہیں ہیں لگا دوڑنگا۔ (اور لفافہ اٹھالیا) میں یہ کیا کیا تمہارا دالد قید ہے۔ ہر کیونکہ لفافہ کا سر نامہ یوں لکھا ہوا تھا۔ ستر جان ہیجست یہ دارم دو اسکر میں؟ کا جیل خانہ لندن۔ مغربی۔

چار سے چار بیلے اول اور آخر پار جھوٹ بولا۔ نہیں نہیں

راؤ رکت۔ خیر اگر تم نے الحال یہاں ہی رہنا چاہئے ہو تو رہو۔
تمہاری مرضی۔ مگر کل صحیح جب تم یہاں سے روانہ ہو تو کیا میں تمہارا
کوئی کام خریں کر سکتا ہوں؟۔“

چارلی سہاں صاحب میں سید حیدر یہاں سے اپنے اقربا کے پاس
نقدن چلا جاؤں گا۔ لیکن سیرا ایک کام ہے جو آپ کریں۔ اور وہ
صرف ایک خط پرے جو آپ ڈاک میں ڈال دیں۔ میں اپنے باپ کو
بھیجا چاہتا ہوں۔ کہ میں آرہا ہوں۔

راؤ رکت۔ اچھا لاؤ۔ یہ معمول کام ہے میں اُس سے اختیارات سے ڈاک
میں ڈال دوں گا۔

چارلی۔ تو پھر ایک پانچ منٹ صبور کریں اور یہ کہتمہ وہ بخشے کمرے
میں چلا گیا۔ جہاں لوگوں کے چھوٹے دفتر میں نفائی و کاغذ لکھتے
کا سامان بنتا۔ اور جتنا مختصر ہو سکتا ایک خط اپنے والد کو لکھ دیا ہو
اپنی پتہ اور ضروری کیا تھیں اس میں ظاہر کر دیں۔ اس شہادت میں راؤ رکت
رجیع ہو گر کلتے آپ نواب کے مدودگار محافظ کو پھر لہذا نصیب نہ ہو گا
لکیونکہ اول ہی روز سے اُسے کچھ تو قدر تی محبت چارلی سے ہو گئی تھی
وہ اپنی دعمن میں ٹھہرتا ہے اسکا جھوپڑے کے پیچے چلا گیا۔ چبکہ یکا ایک
اس کا پاؤں کسی گرٹتے میں جاتا ہوا معلوم ہوا۔ قریب تھا کہ وہ
گر پڑے مگر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ جب اس نے ہٹ
کر دیکھا تو وہ را کہو جلے ہوئے گئے اور کوئی کے اُس ڈھیر میں

راڈرک - کیا اس کیست پلی مور کار کا کچھ پتہ لگا؟
بوڑا ہے میں - کچھ نہیں۔ پولیس آس پلی مور کار کا کچھ پتہ نہ لگا سکی
وہ کہتی ہے۔ کہ اس عذات میں سوکوس تک کسی کے پاس ولی پلی
مور کار نہیں۔

راڈرک یہیں ہم چاہتے ہیں کہ اسٹورٹ خود اس راز کو دریافت کرے
اس حادثہ نے ہمارے پیر و پر بڑا اثر کیا ہے۔ پھر وہ اپنے والد
کو وہیں چھوڑ کر بالاخانہ پر گھیا۔ اور مریعن کے کرو کو آہتہ آہتہ گھٹ
کھٹایا۔ جو فوراً اونچی نے کھول دیا۔ اور راڈرک کو انہوں نے دیا اور کہا کہ ڈاکٹر
کہہ گھیا ہے کہ مریعن اسی ساخت بیووش ہے کہ اس کے پاس کتنے ہی زو
سے باتیں کر دے سے کچھ خبر نہ ہو گی۔ علاج یہ بتا گئے ہیں کہ صفات
جو اچھی طرح پہنچائی جائے۔ اور برف کے پانی میں بھیگی ہوئی پیاس
آس کی کنپیوں پر لگائی جائیں۔ اسٹورٹ پنگ پر چلتا ہوا ہوا
کھتا۔ اس کی انکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور بغیر جھپکا کے چلت گیری
کو دیکھ رہی تھیں۔ اور سانس نور سے آ جا رہی تھی۔ راڈرک
نے جو آگے جھک کر مریعن کو دیکھا تو اسے ذرا تعجب ہوا کہ حادثہ
نے مریعن پر کچھ ایسا براثر نہ کیا تھا۔ یکون کہ اسٹورٹ کی قدر تی
ر نگت میں بہت کم فرق آیا تھا۔ صرف بنگال کے مشہور ٹھگوں اور
ڈکیتوں کے پکڑنے والے کی انکھیں چلت گیری پر بگی ہوئی تھیں
اور ظاہرا کسی صدمہ کے شانات نہ تھے۔

اور یہ کہتے ہی رونے لگی۔ کیونکہ یہ اول ہی وضعہ سختی کہ اس کو اپنے پیارے باب کی بابت مدامت ہوئی سختی۔ راڈر کرنے نور سے الوداع کہا۔ جس کو چارلی اپنی دصون میں نہ سن سکا۔

اٹھارہواں باب

پھار کے کمرہ میں

تم از نم دهم پانہ شم از سر کویش
نامردی و مردی قدرے فاصلہ دارو

دوسرے کے واسطے اپنی جان معرض خطرہ میں ڈالنا یہ حصہ
خاص استورٹ کا ہی تھا۔ راڈر ک باست جس وقت حال میں
والپس آیا تو اس کا پہلا سوال جو اس نے اپنے والد سے کیا وہ استورٹ
کی خیر صلاح دریافت کرنیکا تھا۔

بولٹر ہمارے میں۔ ابھی تک دیلے ہی پیہوش ہے۔ ڈاکٹر مکلفان کہتے
ہیں کہ ملین کے دماغ کو صدمہ پہنچا ہے۔ جس کی وجہ وہ شاید
کتنی روز متواتر پیہوش رہے۔ دینی و گھر کی خادمہ فی الحال
ملین کی دیکھ بھال کر رہی ہیں۔ جب تک لندن سے کوئی تجربہ
کار سکیسی ہوئی نہ س (دواپہ) آئے۔ جس کے واسطے میں نے عرصہ
ہوا تار دیا ہوا ہے۔

وہ لے کا پتہ لگا ہے؟“

راٹرک نہیں۔ مگر مجھے اس سیپ کے بُن کا بھائی را کہ دکو ملہ کے دھیر میں تے جو فرکار گواہ کے اعلیٰ مخالفات کے جھوپڑے کے پچھے پڑا تھا ملا ہے۔ تو یہ دیکھو۔ گودا قد رسمے وہو نہیں تے سیاہ دلپ بھی چلیتے۔ مگر بالکل اسی طرح کھلہ ہے۔ دینی نے بُن کو جو نظر اپر اجلی ہوئی بیکار چیز تھی۔ ہمیں پورا کہ لیا۔ اور گھر تی سوچ میں پرگی ایک اس کی پیشانی کے بل ٹوٹے۔ اس کی جڑھی ہوئی بھروسی نے چھوڑ دیں اور پھر خوش خوش ہستی ہوئی ٹگا بیس راٹرک کے شعبہ جزا کو دیکھنے لگیں۔

دینی۔ راٹرک جنتے آج ایکسہ بہت عمدہ کیا ملکیا۔ یہ ہر ہیں انہیں نیا سکتی کہ کس طرح یا کیوں۔ مگر چونھی استورٹ نہ ہو تھا، تھا آئندہ میں اُسے یہ پتا دیا گی۔ اور شاید تب وہ ہم دونوں کو رائے پر شکرانے کرنے کو میں خود اس بُن کی قدر نہیں باختی۔ لیکن کیا یہ، اس کو استورٹ کو نہ لے کر کرنا ہوں؟

راٹرک پیکا اور خود اُنہاں کو چارلی کے نطا کو ہو اس کی سیپ میں تھا۔ ڈاکخانہ میں ڈالنے نے چلا گیا۔ سب وہ وقت وہ کمرہ سے نکل گیا۔ دینی نے اعیاٹ سے میگن کاغذ میں لپیٹ کر سنگھار پیز پر رکھ دیا۔ کہ فوراً سٹورٹ کو تبلائے کے۔ مگر اب وہ استورٹ کو اس کا پہنچ دا لاتبلائکتی تھی۔ کیونکہ جس سگر دنو اس میں راٹرک کو وہ بُن ملا تھا۔ اس نے

شاپدان سفید پیسوں کے نیچے پوشید کھوں جو اس کی پشتیانی نصف سر اور کپٹیوں پر لگی ہوئی تھیں)

راڈرک آہ بیمارے کو کیا صدمہ پہنچا ہے (گھر کے خادمہ کی طرف دیکھ کر بڑی بے کیا مریض ہلاک نہیں ۔ ۔ ۔)

خادمہ نہیں خواب بالکل نہیں۔ سو اے اس کے کہ ایک گھنٹہ ہوا جب مس دینی آئیں تھیں تو ایسا معلوم ہوا کہ اس کی پلکیں ذر جھیکی تھیں۔ جو نکہ اب آپ دونوں صاحب یہاں ہیں۔ میں ذر اکھانا کھانوں یہ کہہ کر وہ جیلی لگتی۔ اور یہ دونوں بہن سجانی پاس ہو بیٹھے کچھ عرصہ اور عصر کی باتیں کر رہتے رہے۔ کہ راڈرک نے اس سینپ سے کہا ہے کہ اس کا بھی نظر کے جو شیرستہ کے پیچھے ملنے کا ذکر ہے اگر چارہ لی کا بالکل ذکر نہ کیا۔

راڈرک ۔ میں آج صبح ہائرش لائس بیکل میں کیا تھا۔

ویسی ۔ اور تمہاری تو بیب یا مجا فیل سے ٹریجھڑ ہوئی

راڈرک ۔ نہیں۔ میں سننا ان میں سے کسی کو نہیں لیکھا، اگر دنی میں تم سے کچھ لہنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے ایک چزیاں اُرہے جسے اگر استورٹ ایضا ہوتا تو دیکھ کر بڑا خوبش ہوتا۔ تمہیں یاد ہے اس دن استورٹ ہانتھ میں ایک سپ پکا ہٹن لئے دریافت کر رہا تھا کہ وہ کس کا ہے؟“

ویسی (اشتیاق سے) ہاں ہاں مجھے یاد ہے کیا تمہیں اس کے پیٹے

بدل کر ابھی آئی ہے۔ وہ خوبصورت جوان عورت لائی معلوم ہوتی ہے بلکہ ہم دونوں سے بدرجہما اچھی ہے۔ اس کا نام ریڈ فرن ہے۔ ایک منت کے بعد دروازہ کھلا اور لانے قدم کی خوبصورت طحیدار جوان عورت فاختی زنگ کا باس زیب تن کے سر پر جمال مردار ٹوپی پہنے جو اس کے پیشے کو ظاہر کر رہی تھی اندر آئی۔ اور آتے ہی اس کی شفاف نیلی آنکھیں کمرے والے متعلق اشیاء کا جائزہ لینے لگیں۔

صاحب وسلامت کے بعد وہ آہستہ سے مریضن کے بیٹا نگ کے نزدیک گئی۔ اور ذرائع کے اوپر سے اُوھر رکھا کر بخندہ پیشانی و دنی کی طرف دیکھ کر کہتے لگی۔ مس باست میں آپ کو اس تکلیف سے آناد کرتی ہوں۔ جو ہم لوگوں کے حصہ میں آئی ہوئی ہے۔ میں نے ڈاکٹر کی لکھی ہوئی ہدایت پڑھ لی ہے۔ اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے آئے تک مجھے کہا کرنا ہے:

ویسی۔ مجھے یقین ہے کہ تم ضرور ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرو گی اور ہمیں از جذبو خوشی ہے کہ مریض ہمارے ناواقف ہاتھوں سے اب تھمارے واقف ہاتھوں میں آیا ہے۔ ادھر کہہ کر خادمہ اور وہ دونوں چلی گئیں۔

جب نرس ڈیڈ فرن کرو میں مریضن کے پاس نہار لگئی۔ تو اس نے اس کی پانی کی پیال پد لیں۔ اور اپنا خوبصورت ستر ما میر نکال کر استورٹ کی زبان کے غچے رکھا۔ وقت پورا ہونے پر اس نے ستر ما میر

دینی کے دماغ کی خالی جگہ کو بھر دیا تھا جس کی اس کو ضرورت سختی
دوسرابن ہارست لاک جنگل میں نواب ڈی۔ گورن کے اعلیٰ محافظ
کے جھونپڑے کے پیچے کوڑے کر کٹ میں ملا تھا۔ جیسا کہ راڈی کے
بیان سے ظاہر ہوتا تھا۔ پس ان پاتوں نے آئے فوراً نواب کے
اعلیٰ محافظ حبڑو مکس کی یادو لاوی۔ کیونکہ جس دن آئے وہ جنگل
سے باہر نکلنے کو آیا تھا۔ وہ ایک اونی سیپ کے ٹنون والی
دا سکٹ پہنے ہوئے تھا۔ دینی نے مرصین کی طرف ہمدردی سے
دیکھا۔ کیونکہ اس نے اسٹورٹ سے وعدے کیا تھا۔ کہ وہ اس بن
کے مقہ کو حل کر دیجی۔ جس کو اس نے آخر حل کر لیا۔ مگر آب اس
سے فائدہ آٹھا نیو الائی سید و بیم کی حالت میں پڑا تھا جس کی وجہ
اس کو بڑا رنج ہوا۔ وہ برا برپوری چوری پادری لانگڈن سے ملتی
رہتی۔ اور اس کو حوصلہ و دلسا دتی رہتی تھی۔ بلکہ کئی دفعہ لانگڈن
نے اس کو منع بھی کیا۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آئے۔ اس خیال
سے نہیں کہ وہ آئے نہیں چاہتا تھا لیکہ اس خیال سے کہ خوبی لویں
کے آدمی اس کی ہر ایک حرکت کو تائیتھے۔ اور جہاں وہ جاتا ہے
اس کے پیچے گئے رہتے ہیں۔ اب جبکہ دینی نے اپنے چاہنے والے
کو پری رازداد کرائے کار ازوریافت کر لیا ہے۔ تو کہا اب وہ اس
سے فائدہ نہیں آٹھا سکتی۔ وہ آنہی خیالات میں رکھتی۔ کہ خادمہ نے
اکر کہا رسکھی ہوئی نرس آنکھی ہے اور اپنے کمرہ میں گئی ہے۔ کپڑے

اسکورٹ کے چوتھے لگنے کے دوسرے ہی دن اس کی حالت بہت خوفناک ہونے کی آفواہیں مڑنے لگیں۔ جو کہ ہالی کے تمام چھوٹے پرٹے کے منہ پر لگیں۔ اس لئے اس میں کسی کو شک نہ رہا اور بولٹھے رہیں یا دینی کا پروردہ بچہ کسی کو یقین والا نہیں کہ ستر کہ سکتا تھا۔ دوسرے ڈاکٹر میٹ کافٹ کے خالات نے اس کے مریض کا دماغ ہل گیا ہے۔ اور وہ شاید جھتوں اس خوفناک پیہوںشی کے عالم میں رہے۔ اور جس سے اگر وہ نجات گیا اور بوش بھی آیا تو اس کے فانغ اور شیر خوار بچھے کے دماغ میں کوئی فرق نہ ہو گا۔ اور پھر ان سرزوع کھختا پڑھتا اور اپنے دوستوں کو شناخت کرنا اُسکو سیکھنا پڑے گیا۔ سو نے پر شہاگہ کا نام لکھا۔ اس خبر سے میل ہر سڑک گھا و سک لوگ پہت رنجید کیونکہ ہاست غانمدان ایک شریف معزز اور پاعزت خاندان گناہاما تھا۔ اور ایس قریب کو میگاں کے مشہور سراغ رسائی سے دبپی ہر عکی تھی۔ خاص کر یہ ان کو بھی کہ وہ مروع پادری کے قتل نے متھے کو حل کرنے میں ہر طرح کو شان سمجھا اگر وہ کبھی ایک معمولی دیپھاتی کے مانند ہوتا۔ تو شاید اتنی ہمدردی ظاہر نہ کی جاتی۔

روز مرہ کی عیادت پرسی میں مستقل آنے والا نواب ڈی گورنر تھا جس کے پیسوں ملاقاتی کارڈور و وزہ کے صندوق میں جمع ہو گئے تھے۔ اور جب بھی وہ آیا تو اس کو صرف بوڑھے رہیں ہی

کونکالا۔ اور اس کا تیجہ دیکھنا تو از حد چرائی ہوئی۔ جھنٹ پوسنیا پکڑا اپنی
ناوک میضبوطاً بھلیاں بیٹھنے پر رکھ دیں۔ اور چھر لیکا کیک بالکل سیدھی
کھڑائی ہو کر غور سے کامل ہہ منٹ تک مریعنی کے بھیں و حرکت چہرہ
و پیغیر تجھیکے۔ والی آنکھوں کو دیکھتی رہی۔ جیکہ اس تجھیکی موبائل کار
کے مریعنی میں کچھ تغیر شد دیکھا۔ یہ نہیں کہ کوئی حرکت ہو۔ یا سانس تک
پھر کی ہو۔ بلکہ اس کے سکاؤں پر گرم گرم خون کی تشریخی دوڑ گئی۔ اور
ذس تریکہ فرن کا چہرہ اال ہو گیا۔ یا اشتیاقی ناخنی سے۔ یا خند اعلوم
کسی اور وجہ سے۔ لیکن جب اسے لفین ہوئی۔ تو وہ پہنچے خیالات
میں تیجھ ہے تو وہ اس چلت لیٹھے ہوستہ دھر پر تجھک ٹھکی۔ اور
اپنا ہاتھ اس کے گندھے پر رکھ دیتا۔ سہی ٹھنڈا کر اپنی سرملی آواز میں
بولی۔ ستر اسٹورٹ آپ ایسے بہوش ہیں۔ جیسی کہ میں ہوں۔
کو آپ نے اس کو بڑی خوبی سے قابل تحریک کیا۔ اور یہ کس وجہ
سے آپ ایسا پہنچ کر رہے ہیں؟ ”

انسوال باب

طوفان پھٹتا ہے

راوی د دکھان بہوش د خردش تماز در پر جڑھ کر
گئے جہاں سے ہیں دریا بہت اثر چڑھ کر

کر قبروں کے درمیان آہستہ مروہ چال سے جا رہی تھی کہ اُس کے کان میں کچھ آوازیں آئیں۔ اس نے لگوم کر اس طرف دیکھا تو اسے اگر جا کی چدائی پختہ دیوار پر انسپکٹر "ماڈلی" کائنٹبل اسکو اُڑی اور ایک بجھہ (متوسط العرضیانی بالوں والا آدمی رجسٹری جانی تھی کہ نواسڈی۔ گورن کامانزم ہے) بیٹھے ہوئے نظر پر لے۔ جہاں سے بکھر دنی فرزد بکیتھی۔ اور اگر جا کے اندر دنی کرہ کا حال معلوم ہوئا تھا اُن سکٹر۔ چلو فیصلہ ہو گیا۔ اگر تم اپنے بیان کی تائید میں قسم کھانے کو تیار ہو تو ٹھیک ہے۔ مگر ساتھ ہی تھیں اس بات کا ثبوت بھی دینا پڑے گا۔ کہ تم نے یہ باتیں جو تم آب کہہ رہے ہے ہو اول تفتیش میں کیوں نہ کہیں؟"

آدمی میں قسم کھانے کو تیار ہوں اور دسری بات کی بابت دیکھا جاؤ گا۔ میں اس وقت خدا کے خوف سے ڈر گیا تھا۔ کہ یہاں کب پادری پر کس طرح الزام لگاؤ۔

انسپکٹر۔ تو خیر یہ وارثت کمال نے کے دامنے کافی ہے ہمارا کام کر نہ از کر کے پیش کر دینا ہے۔ آگے جیوری جانے۔ اور وہ خدا پرست آدمی۔ میں ابھی جا کر سڑ باست سے ملتا ہوں اور وارثت لے کر پادری صاحب کو کھانا کھانے سے پہلے ہی زیر حرست کرتا ہوں۔ میں کے بعد میںوں آدمی دیوار کے اُس طرف غائب ہو گے اور توپی جو کھڑی تھی بالکل مانند پھر کی جورت کے ہو گئی تھی پھر اس

سے منزہ پہنچی کر لئے کا الفاق ہوا۔ اس نے وینی کو بہت کم دیکھا اور جب کہ بھی وہ آئے مل بھی گئی تو اس نے بڑی حکمت عملی اور خندہ پیشانی سے نواب سے گفتگو کی۔ اور اکثر اس کو دروازہ تک پہنچا لے بھی گئی۔ یہ اسٹورٹ کی بیماری کا اول ہی دن تھا۔ کہ وینی نواب کے ساتھ پہنچا تک گئی تھی۔ جہاں آئے یہ دیکھ کر تعجب ہناکہ وہاں حسپ مسول بجا نے موڑ کار کے ایک عمدہ گھوڑے کی قرمزی رنگ کی ڈاک گاڑی کھڑی ہے۔ اور جب وجہ پوچھی گئی تو نواب نے جواب دیا۔ کہ میں اب خیال کرتے لگا ہوں کہ موڑ کار کی سواری خود نما نی اور خود پسندی ظاہر کرتی ہے۔ اس نے میرا ارادہ اس کی سواری بالکل چھوڑ دیئے کا ہے۔

ترس رینہ فرن کے آلنے کے چوتھے روز وینی دوپہر کو گھر سے اپنے والد کا ضروری تاریخی دیکھانا شکر و اشہ ہوئی۔ مگر وہ درہل پاری لانگڈن کے دیکھنے کا بہانہ کھانا۔ جس کو کہ اس نے جس دن سے اسٹورٹ کے چوتھے لگنی نہیں دیکھا تھا۔ جو ہاں میں آنے کی مانعت کی وجہ اسٹورٹ کی عبادت پرستی کرنے تک نہ آسکا۔ اور اس کا پادری سے ملتا گویا اپنے دل کا حال کہنا تھا۔ کہ قابل کا کچھ تھوڑا بہت پتہ لگ گیا ہے۔

وینی اپنے احاطہ سے نکل کر اس سبز گھاس کی گلڈنڈ می پر ہوئی جو گرد جائے ذرا انزو دیکھتی۔ وہ گرد جائے برٹے پھانک میں سے گندے

جس کی وجہ سے اس کی امید دل پر پانی پڑ گیا۔ آخر کار اس نے
فیصلہ کر لیا کہ لانگڈن سے وہ اس دوسرے بیٹن کا ابھی ذکر نہ
کرے گی۔ جب تک کہ اسٹورٹ خود کوئی تجویز نہ کرے۔ وہ آہنی
خیالوں میں ابھی حکاؤں تک بھی نہ پہونچی تھی کہ لانگڈن آتے
گر جا کی طرف آتا ہوا راستہ میں ملگیا۔ جبکہ اس نے پھولی ہوتی سانس
میں چند نظلوں میں خقر طور پر ساری کیفیت جیسی کہ گر جا کی دیوار
پاس سُنی بھتی آتے کہہ سنائے۔

لانگڈن (استغلال سے) آؤ۔ ذرا آگے چلیں۔ پیارے تم کو
اس بارہ میں حوصلہ اور ہمت رکھنی چاہئے۔ میں خوش ہوں کہ
آخر کا درج چاہیا ہوا طوفان بھٹ گیا۔ اس سے اب ہوا صاف
ہو جادیگی۔ اور میں روز روڑ کے جھکڑوں سے چھوٹ جاؤں گا۔
وہی (بھرے دل سے ضبط کئے ہوئے) مگر کس قدر ظلم ہے کہ
ایک جھوٹی گواہی پاکیں بیگناہ خدا ب میں پھنستا ہے۔ وہ خانیٰ یا لوں
رانا کمینہ پا جی آنا خیال بھی نہیں کرنا کہ وہ حقیقت اُس نے کچھ
بھی نہیں دیکھا ہے۔ اس کمینت کو ذرا خوف خدا بھی نہیں۔
پاوری۔ مجھے کسی طرح کی گھبراہٹ یا ڈر نہیں ہے۔ شما پر اس
پاٹ پے نیازہ کو اسی میں میری بہتری منظور ہے۔

وہی۔ مگر کم اذکم تم ایک ہو شیا۔ دیکھ تو کرو۔ کہ مخورتی بہت
رسانی ہو جائے۔ اور جو اس پاپی کے جھوٹ کو بچاؤ کر مکرے مکرے

اور مایوس ہو کر تھر کے لکھنے کے نزدیک بیٹھ گئی۔ اور اس کا دل آہنی خیالات میں ڈوب گیا۔

پولیس والوں نے ویزان کے گواہوں نے اپنی مُصن میں لکھنے دیجھایا اگر دیجھا بھی تو اس کا اور پائزی کا کچھ تعلق نہ سمجھ کر کچھ خیال نہ کیا۔ لیکن وینی ایسی کم حوصلہ لڑکی نہ سمجھی کہ وہ ہیں بیٹھی سانپ کی لکیر کو بیٹھتی۔ وہ جھبٹ کھڑی ہو کر گاؤں کی طرف روانہ ہوئی۔ کیونکہ آسے تو یہ کافی اسید سمجھی کہ اس کا عاشق اپنی جان چھپانے کے خوف سے غائب نہ ہو جا دیگا۔ مگر ناہم اس نے یہ ضروری سمجھا کہ قبل اس کے کہ وہ گرفتار ہو آئے خبر تو کروئے کہ وہ اپنے بچاؤ کا کچھ بندوبست کر لے۔ یا کم از کم بخبری میں تو گرفتار نہ ہو۔ اور اس کی تسلی کر کے آسے الوداع کہہ آئے۔ یہ خیال آتے ہی اس کے دل سے اپنے والد کی خلگی کا خوف دور ہو گیا اور اس نے کہا کچھ بھی ہو وہ بخوب اپنے عاشق کے گھر جا کر اس کی ملاش کر لے گی۔ اور جب وہ گرجا سے گذر کر گاؤں کے راست پر لکھی جا رہی سمجھی۔ تو دل میں سوچنے لگی کہ آیا وہ دوسرے سراغ کی خبر کر لے یا نہ۔ جور اڑک نے دی یافت کیا سمجھا لیکن اس سراغ پر وہ اچھی طرح قابو نہ رکھتی سمجھی۔ جب تک کہ اسٹورٹ اچھا نہ ہو۔ اور جس کی بابت ابھی ایک گھنٹہ ہوا ہو گا جو نرس ریڈ فرن سے اس کے جواب میں کہا ستھ کہ اسٹورٹ یہی بیوہش ہے

وینی۔ بہت دیر ہو گئی ان باتوں سے اب کجا بحلا ہو گا۔ جب پوس
سر پر گز فماری کا درست لئے کھڑی ہے۔ خداوند امداد کر تیری
کرمی کے صدقے۔ تیری رحمی کے قریانے

آنکھیں تجھ کو ڈھونڈھتی ہیں دل تراکرویدہ ہے
حلوہ نیرا دیدہ ہے صورت ترمی نا دیدہ ہے

راڈر کی ناجرجہ کاری کی وجہ کہ اس نے اپنی بہن یا اسٹوٹ
کو چارلی کا حال نہ تبلایا اور یوں ایک اور عمدہ سراغ نہ تھے جاتا رہا اور
بدقسمی کی تاریک گھٹاں دندنوں پچے عاشقوں پر اور زیادہ پھیلتی
گئی مگر یا ان کی توجہ دخیال کو ایک غیر معمولی طاقت ہا رست لائے
جگہ میں جانے کو روک رہی تھی۔

آخر کار لانگڈن نے بندہ ہو کر اس سے رخصت چاہی۔ اور
وہ بھی اس خیال سے کہ کہیں وہ اُسی کی موجودگی میں گرتارتہ
ہو چائے۔ اور گاؤں کے شہدوں کو فضول باتیں کھڑنے
کا موقع لمبائے۔

آہ اس کے بعد جدائی ہوئی۔ یہ چند نقطوں میں کہ دنیا آسان
ہے۔ مگر اس پر درود اقصہ کی تصویر جیکہ آنسو دان ہوں وذوقوں
بیکل ہو سیئے ہوں۔ وہی اصحاب کھنچ سکتے ہیں جن کو کبھی
ایسا واقعہ پیش آیا ہو۔

راوی۔ میں تو اپنی قلم میں طاقت نہ پا کر ایک طرف ہی ہو جانا مانتا۔

کر دے۔ مگر آہ میرے پیارے بجائے خوشی کے یہ کس قدر بڑا ہے کہ میرا باپ خود تھا رے برخلاف ہے۔ اور ہمارا اووست اسٹورٹ سخت بیمار ہے۔ ورنہ وہ تھا ری مدد میں زمین ہلا دیتا جو اگر خدا کرے زندہ بھی بچا تو مدت تک کچھ نہ کر سکیگا۔ اور یہاں کب وہ پھوٹ پھوٹ کر رہے تھے۔ لانگڈن کے جی میں آپا کہ دینی کوسلی دینے کے خیال سے اسٹورٹ کا بتایا ہوا اُس سبب نے ٹین کا قصہ کہا۔ جس پر اس نے آسے رہائی کی بھاری امید والائی کتھی کہ فوراً دینی نے زدناموقوت کیا۔ اور پھیر گئی۔ تب بھی پادری نے اس ٹین کا ذکر کرنا خود نہیں سمجھا کہ اس سے کچھ نہ کہا۔ آسے کیا خرچی کہ وینی خود اس راز کو نوک زبان پر لئے کھڑی ہے۔ مگر کسی جو سے کہہ نہیں سکتی۔ جس کے کہنے پر شاید اس صدیت کا نیصلہ ہو جاتا۔

مگر فلک بجز قرار کو ایسا منظور نہ کھا۔

لایک حرف نہ کوہ زبان پر نہ چرخ کا
بمحج اس ستم شعار کینے چھار حرف

پا دری۔ ہاں میں تھیں ایک بات کہتا بھول ٹھیا۔ شاید اس کا بھی ذار دفات قتل سے کچھ تعلق ہو۔ اس پا دنگار اتوار کے دن گر جائیں داخل ہو لئے سے ہلے میں نے ایک اچھی لڑکے کو قبروں کے پاس دکھاتا جسے میں اُس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور کچھ بھی دیکھا۔ وہ ظاہرا تو بے ضرر معلوم ہوتا تھا انگر اچھا ہوتا جو میں اسٹورٹ سے ذکر کر دیتا۔